كلمة الحرمين

سید اکرام الحق جاوید

گوہر شاہی نے دعویٰ ربوبیت کردیا

امام مہدی بننے کا اعلان

سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کے دورِ حکومت میں 12 ستمبر 1998 کو لیاقت باغ راولپنڈی میں فخرِ انسانیت کانفرنس منعقد ہونا تھی۔ جس کیلئے زور وشور سے تیاریاں جاری تھیں۔ پوسٹر، بینرز، پمفلٹ دھڑا دھڑ لگ رہے اور تقسیم ہو رہے تھے۔ پورے پاکستان سے لوگ اس میں شرکت کرنے آ رہے تھے کہ اچانک ہوم سیکرٹری نے اس کانفرنس کی اجازت منسوخ کر دی۔ چنانچہ کئی دنوں سے جاری ایڈورٹائزنگ کا سارا شامیانہ یکبارگی زمین بوس ہو گیا۔ اگلے روز اخبارات نے اس کانفرنس کی منسوخی پر تبصرے کرتے ہوئے انٹیلی جینس ایجنسیوں کے حوالے سے بتایا کہ تحریک انجمن سرفروشانِ اسلام کا بانی اور سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی اس کانفرنس میں اپنی نبوت کا اعلان کرنے والا تھا۔ اسی لئے کانفرنس کی کوریج کیلئے انٹرنیشنل میڈیا کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ ملک میں فتنہ وفساد، اور قتل و غارت گری برپا ہونے سے قبل دانشمندی سے اس کو سمیٹ لیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گوہر شاہی کفر اپنے پاؤں پھیلاتا رہا۔ حکومت وقت کی طرف سے نظر انداز کرنے کی پالیسی اب یہ رنگ لائی کہ اس کم بخت نے نہ صرف یہ کہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا بلکہ اس نے اپنے آپ کو رب بھی بنا ڈالا۔ قدیم تاریخ میں صرف فرعون مصر کا ذکر ملتا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو رب قرار دیا۔ اور قرآن حکیم نے اس کے اس جھوٹے دعوے کی تصدیق بھی کی اور کہا کہ فرعون نے کہا تھا کہ ﴿انا ربكم الاعلىٰ﴾ میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ذلیل بندے کو قیامت تک کیلئے رسوا کرنے کا فیصلہ کیا اور عبرت کیلئے اس کی میت کو محفوظ کر دیا۔ آج بھی لوگ قاہرہ کے عجائب گھر میں اس ربکم الاعلیٰ کو دیکھنے جاتے ہیں۔ اب ریاض گوہر شاہی کو شاید فرعون مصر کی یہ رسوائی اس قدر پسند آئی ہوگی کہ اس نے مالک الملک کا لقب پا کر براہ راست زمین پر اپنے رب ہونے کا

اعلان کر دیا۔ اس اعلان کے بعد وہ رب تسلیم کیا جاتا ہے یا نہیں وہ رب بنتا ہے کہ نہیں یہ الگ بات، تاہم وہ اس اعلان کے ساتھ ہی ''بندگی'' اور بندہ ہونے کے زمرے سے خارج ہو گیا۔ اسلام کے مطابق اب گو ہرشاہی نہ رب رہا نہ بندہ وہ کیا ہے؟ یہ کوئی نہیں جانتا شاید یہ گو ہرشاہی بھی نہیں جانتا۔ اگر وہ اپنے آپ کو ''امام مہدی المنتظر'' تک ہی محدود رکھتا تو یہ بات کسی حد تک لوگوں کیلئے قابل قبول ہوتی۔ کیونکہ اس سے قبل بہت سے لوگوں نے امام مہدی ہونے کے دعوے کئے اور قتل ہوتے رہے۔ ہاں ایک جھوٹا مدعی نبوت غلام احمد مرزا ایسا ہوا ہے کہ جو قتل نہیں ہوا بلکہ ٹٹی خانے کے غلیظ مقام پر مرا۔ اس کے باوجود اس کے ہزاروں ماننے والے اب بھی قادیانی کہلاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ گو ہرشاہی کو بھی اس حد تک ''امام مہدی المنتظر'' مان کر ماننے والے پیدا ہو جاتے۔ لیکن ریاض گو ہرشاہی نے اپنے لئے وہ مقام اور رتبہ پسند کیا جو آج تک ہزاروں سال سے کوئی منتخب نہ کر سکا۔ ''مالک الملک'' صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے جو تمام جہانوں کا خالق، اور تمام مخلوقات کا رب ہے۔ اس طرح ایک بندے نے رب سے ''ون ٹو ون'' مقابلہ کر لیا۔ مخلوق کو اس کمپی ٹیشن میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اصلی جانے یا نقلی جانے، ہمیں اس سے کیا، لیکن اس بد بخت کے ربوبیت کے دعوے سے فساد کا نیا دروازہ تو کھل گیا ہے ناں۔ ملک کے دیگر حصوں کی طرح جہلم شہر میں بھی ریاض گو ہرشاہی کی تصویر والا ایک فورکلرڈ ایلیمی نیٹڈ، کارڈ تقسیم کیا گیا ہے جو دونوں طرف سے پرنٹ ہے۔ اس کے فرنٹ پر اس نامراد گو ہرشاہی کے چہرے کی تصویر ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے کہ ''مالک الملک'' ریاض احمد گو ہرشاہی امام مہدی المنتظر، نچلی سطر میں موٹا سا ''رخسار ریاض'' لکھ کر تین باریک سطروں میں یہ عبادت درج ہے کہ ''رخسار ریاض کا یہ عکس مبارک عشق کے حصول کیلئے ہے۔ صبح شام کم از کم پانچ منٹ اپنی آنکھوں میں بسائیں۔ جیسے جذبات، ویسا معاملہ ہوگا۔ آنکھوں میں بہت کشش ہوتی ہے۔ جب ہر وقت آنکھوں میں سرکار کا جلوہ ہوگا تو ہر نظارہ عبادت ہوگی۔ پھر آنکھوں سے یہ تصویر گو ہرشاہی اپنی روح پر جمائیں''

معزز قارئین! پیغمبر آخر الزماں رسول رحمت، محترم و معظم فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہوگی اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں اترتے، یہ شخص جو بیک وقت نبی اور رب بن کر زمین پر چل پھر رہا ہے کیا اس کی حقیقت کس ناپاک جانور سے کم ہو سکتی ہے، چنانچہ اس حدیث رسولؐ کے مطابق یہ رذیل دونوں ناپاک صورتوں پر پورا اترتا ہے۔ لہذا اس کی تصویر جہاں ہوگی دہاں تو رحمت کے فرشتوں کے نزول کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کوئی بندہ ربوبیت کا دعویٰ کر لے تو پھر وہ بندہ تو نہ رہا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق

وہ تو اسفل السافلین میں چلا گیا۔ آپ بھلا اسے کوئی بھی برے سے برا نام دے لیں، اسے کیا فرق پڑتا ہے؟ علامہ اقبالؒ تو بندے کے مقام کو اس حد تک اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں کہ ان کا ایک مصرعہ پوری صورتحال کی وضاحت کیلئے کافی ہے کہ

مقام بندگی دے کر نہ لوں شان ربوبیت

"5"x3 کے اس کارڈ کی پشت پر گوہر شاہی کی ایک تصویر اور اس کے سامنے بغیر داڑھی کے مونچھوں والی پینٹ کوٹ پہنے نوجوانی کی ایک تصویر بھی ہے کہ جس کے نیچے یہ درج ہے۔

'' 25 سال کی ہی عمر میں جسہّ (جثہ) گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا تھا۔ یہ عکس مبارک ہر قسم کی آفات، بلاؤں، مصیبتوں اور شیطانی حملوں سے آپ کی حفاظت کرتا ہے۔ گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں تا کہ سفلی مؤکلات اور باطنی نجس مخلوقات سے آپ اور آپ کا گھر محفوظ رہے۔''

علاوہ ازیں چاند کی تصویر ہے جو حجر اسود کی تصویر ہے کہ جس میں یہ اس '' ناپاک شخص ''، کی شبیہہ کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس کارڈ کی تقسیم کے ساتھ مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل پاکستان کی جانب سے ہم وطنوں کے نام ایک کھلا خط بھی تقسیم کیا گیا ہے، جس میں دیگر رطب و یابس کے علاوہ یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ امام مہدی آ چکے ہیں۔ آپ ہی کی زندگی وہ فتنہ دجال کو ختم کریں گے، یہ معرکہ آپ دیکھیں گے۔ ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام کی چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہات نظر آ رہی ہیں جو کہ منجانب اللہ نشانیاں (معجزے) ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ایک، نیا دین، دین الٰہی کے نام سے بھی دنیا میں متعارف کرایا ہے۔ (ایسا ہی ایک دین مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے بھی متعارف کرایا تھا۔ اس کا نام بھی '' دین الٰہی ''، رکھا تھا) مراسلے کے آخر میں اہل وطن سے التماس کی گئی ہے کہ آپ حکومت وقت یا اسلامی نظریاتی کونسل کو منجانب اللہ ان نشانیوں کی تحقیقات کا مطالبہ کریں تا کہ لوگ حق و باطل کا فیصلہ کر سکیں۔ یاد رہے کہ رنگین کارڈ کی پشت پر ایک انوکھا ورد بھی لکھا گیا ہے۔ سب کو چاہئے حلقہ بنا کر '' ر '' ریاض کا ذکر کریں اور سرکار کا تصور کریں (انا للہ وانا الیہ راجعون)

قارئین حرمین! اس امر کے گواہ ہیں کہ جب بھی کسی ڈاکو نے حرم ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، ہم نے اس کی سرکوبی اور محاسبے میں اپنا کردار نہایت جرأت مندی اور بے باکی سے بروقت کیا۔ ہم کسی مسلک، کسی گروہ اور کسی

گروپ کی حیلہ سازی اور کارگزاری سے متاثر نہیں ہوئے۔ تاریخ اس بات کی شہادت دے گی کہ اسلام میں ملاوٹ، دین سازی کی نئی تراکیب، بدعات وفروعات اور نئے نئے تصوارت سے ہم نے کبھی ناطہ نہیں جوڑا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے ہم نے طریقت کی ان تمام حیلہ سازیوں، عقیدت کی ان فتنہ سامانیوں اور تصوف کی ان جعل سازیوں کو اپنے ایمان کے پاؤں تلے کچھ اس طرح روندا کہ اتباع رسول ﷺ کی چمک دمک کے سامنے ہمیں سب کچھ ماند دکھائی دیا۔

آج لوگ سوال کناں ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا اُسی وقت ہی قلع قمع کر دیا جاتا اور اس کو زندہ درگور کر دیا جاتا تو آج وہ جسد اسلام پر ناسور نہ بنتا۔ آج اہل بدعات نے جس طرح دین محمدی میں نئے نئے دروازے کھول رکھے ہیں ان کھلے دروازوں سے پھر ایسے ہی گوہر شاہی آ داخل ہیں کہ جن کو صرف امام مہدی بن کر تسلی نہیں ہوئی بلکہ اس ظالم نے خود اپنے لئے ''مالک الملک،، کا لقب پسند کیا۔ جو صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مالک الملک ہے۔ وہی مالک ارض وسماء ہے اور وہی مالک یوم الدین ہے۔

یہ سب کچھ کہاں ہوتا ہے؟؟؟ اسلام کے قلعے پاکستان میں۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے سوچا ہوگا کہ زندگی میں اپنا اور اپنے وطن کا نام کر جاؤں۔ قیامت تک میں بھی عبرت کیلئے محفوظ کر لیا جاؤں گا۔ لیکن عبرت کا یہ مقام وہ بھی فرعون کے حصے میں آیا ہے۔ پاکستانی ریاض گوہر شاہی اس ''اعزاز،، سے پر پھر محروم رہ جائے گا۔

ایک عرصہ ہوا اس لعین نے یہ دعویٰ کیا کہ میری شبیہ چاند میں دکھائی دے رہی ہے۔ میرا چہرہ سورج میں چمکتا ہے اور میری تصویر حجر اسود میں ابھر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی نے افریقہ کے ایک اخبار ''پوسٹ،، کا سہارا لیا۔ جبکہ **18** مارچ **1999**ء کو ایک نام نہاد ادارے ایشیا انفارمیشن ٹیکنالوجی کنسلٹنٹس کے حوالے سے حجر اسود میں شبیہ ریاض احمد گوہر شاہی کا پراپیگنڈہ عام کیا۔ صرف یہاں تک ہی نہیں اس کمینے شخص کی دیدہ دلیری دیکھئے۔ **12** مارچ **1999**ء کو وزیر اعظم میاں نواز شریف کو ایک خط لکھا۔ جس کا نمبر **F-5(67)/PS/PM/98** ہے۔ یہ خط وزیر اعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری قمر الزمان نے سیکرٹری داخلہ کو مارک کیا کہ اس پر ایکشن لیا جائے۔ اپنے مراسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی نے لکھا کہ میرے سچے دعوؤں کے خلاف ناحق پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے، جو سازش ہے۔ اس میں وہ علماء جو ولیوں کے

خلاف کدورت رکھتے ہیں اور وہ فرقے جو تصوف کو باطل سمجھتے ہیں پیش پیش ہیں۔ بے نظیر بھٹو نے اپنے پہلے دور میں کہا تھا کہ ولیوں کی تعلیم ہی سے ملک میں بدامنی اور فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے، اسے عام کیا جائے۔ چنانچہ میں عرصہ **20** سال سے اس تعلیم کا پرچار کررہا ہوں۔ میرے خلاف علماء کی طرف سے بلاتحقیق کفر کے فتوے لگائے جارہے ہیں۔ میں آمنہ نامی عورت کے قتل میں بھی ملوث نہیں۔ میرے خلاف گستاخ رسول کا بے بنیاد الزام ہے اور دفعہ **295** اے بی سی کے تحت مقدمہ درج ہے۔ مجھ پر نبوت کے دعوی کے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام کے دعوی کا بھی الزام ہے۔ (یہاں تضاد ملاحظہ فرمائیں، پہلے الزام سے انکار اور اب اقرار)۔ علاوہ ازیں چاند اور حجراسود پر میری تصاویر کی تحقیقات کرائی جائیں۔ اگر میاں نواز شریف آئے اور آپ کی حکومت نے میری درخواست پر نوٹس نہ لیا، تو پھر باطنی تصوف اور روحانی پاور سے کچھ دنوں میں ہی اس حکومت کو بغیر کسی واویلا کے توڑا جاسکتا ہے۔ (اللہ کا کرنا ہوا کہ **12** اکتوبر **1999**ء میں نواز شریف حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا) تو اس سے اندازہ ہوا کہ ریاض گوہر شاہی نے ہی نواز شریف حکومت کو ختم کیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف پر حکومت توڑنے کا الزام تو بالکل غلط ہے۔ اصل طاقت تو گوہر شاہی کی صرف ہوئی جس کا اس نے چیلنج بھی کردیا تھا۔

اے اہل وطن! ربوبیت اور نبوت کے دعوے تو ہوتے ہی رہے ہیں ممکن ہے کہ مستقبل میں بھی ہوتے رہیں۔ لیکن اس قسم کے فتنوں کی سرکوبی کے نہ کرنے کی ذمہ داری علماء، مشائخ اور پیروں پر ہے جبکہ دوسری ذمہ دار طاقت مرکزی وفاقی حکومت ہے۔ جب حکومت کے علم میں یہ بات آ چکی تھی کہ یہ بندہ ملک میں فرقہ واریت کو جنم دے رہا ہے تو کیوں نہ اس عوامی دور میں ہی اس کا سدباب کیا گیا۔ علماء ومشائخ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دن بدن اور روز بہ روز جس قسم کا اسلام تراشتے رہتے ہیں اس سے پیدا ہونے والی حوصلہ افزا فضا میں پھر ریاض گوہر شاہی جیسے بدمعاش، بدصورت اور بدکردار لوگ جنم لیتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ مالک الملک کون ہے؟ آج اگر ایک شخص اپنے آپ کو مالک الملک کہہ رہا ہے تو کل کوئی ''حی وقیوم،، بھی آ سکتا ہے اور کوئی ناپاک شخص اپنے آپ کو ''رب العالمین،، بھی کہلا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہورہا ہے؟ اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ میں بتاؤں؟؟ اس کے ذمہ دار لادین افراد، بے ضمیر علماء اور من گھڑت مشائخ ہیں۔ جنہوں نے اپنی ''مرضی'' کا نام دین رکھ لیا۔ اپنی خواہشات کی تکمیل کا نام شریعت قرار دے دیا اور اپنے من پسند عزائم کی تکمیل کو فقہ کا نام دے دیا۔

حکومت بھی سن لے! کیا اس کی ذمہ داری نہیں کہ وہ ملک میں جھوٹی نبوت کے دعویدار اور الٰہی ناموں کو اپنا لقب قرار دینے والوں کا تیہ پانچہ کرے۔ وہ سپریم کورٹ جو اس ملک میں آئین کی حفاظت کی کسٹوڈین ہے اور جو اپنے طور پر سو یوموٹو ایکشن لے سکتی ہے۔ وہ عدالت عظمیٰ جو اس آئین کی پاسدار ہے کہ ملک میں کوئی قانون کتاب وسنت کے خلاف نہیں بن سکتا اور کتاب وسنت ہی ملک کا اعلیٰ ترین ماٴخذ ہے۔ تو پھر آیئے ملک میں لوگ آسانی کے ساتھ ربوبیت کے دعویدار ''مالک الملک'' بن جائیں۔ اور ہرا یرا غیرا اپنے آپ کو امام مہدی علیہ السلام قرار دے دے تو پھر ایسے اقرار کی دیدہ دلیری کس کس ادارے کے وجود کا انکار اور کس کس مسلک کی نفی کرتی ہے۔ یہ ہمیں سب کو سوچنا پڑے گا۔ قانون ساز اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس صورت حال کا سنجیدگی سے نوٹس لیں۔ امام مہدی بننے کے عمل کے خلاف اور اس کی روک تھام کیلئے قانون سازی کی جائے۔ جبکہ ''ربوبیت کے دعویدار'' کے خلاف بھی قتل کی سزا روا رکھی جائے۔ ایسے شخص کا ایک اسلامی معاشرے اور اسلامی قانون کے حامل ملک میں چند گھڑیوں جینا بھی نا قابل برداشت ہے۔ اس سے قبل کہ لوگ خود ہی ''ر'' سے ریاض گوہر شاہی کو اپنا اپنا معجزہ دکھانے پہنچ جائیں اس کا تدارک کرنا ہوگا۔ ورنہ اس سے قبل بھی کئی امام مہدیوں کو افرادِ امت محمدیہ اور غیرت مند مسلمانوں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔

گوہر شاہی اور اس قسم کے دیگر شاہی، نوشاہی، بادشاہی، خاک شاہی نادر شاہی اور نہ جانے کتنے شہنشاہی فتنے اس خطہ ارضی کی کوکھ میں پل رہے ہیں۔ ایسے فتنہ سازوں کے تدارک کیلئے ملک میں وہ قوانین عمل میں لائے جائیں جو ان کو نہ صرف صفحہ ہستی سے مٹا دیں بلکہ عبرت کے وہ سامان پیدا کئے جائیں جو ایسے شر پسندوں کو ملیامیٹ کر دیں۔ جب گوہر شاہی کا آغاز ہوا تھا تو ہمارا ماتھا اسی وقت ہی ٹھنکا تھا کہ کوئی بڑا طوفان آنے کو ہے چنانچہ ایک شخص کی طرف سے مالک الملک ہونے کا دعویٰ ایسا ہی ہے جیسا کہ غالب نے کہا تھا ؎

انسان رب بننے کی کوشش میں ہے مصروف
لیکن یہ تماشہ بھی رب دیکھ رہا ہے

صدر مشرف وردی اتاریں یا پہنیں۔ لیکن ایسے گوہر شاہی فتنے کی بیخ کنی کیلئے وردی والا رویّہ اختیار کیا جائے۔ جس وطن میں اللہ کی توہین کی جا رہی ہو تو پھر وہاں بندوں کی توقیر کیسے ممکن ہے؟؟؟